صفیں کج ، دل پریشاں ، سجدہ بے ذوق

عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے جب مالدار حج کیلئے جائیں گے مگر تفریح کیلئے اور درمیانے طبقے کے لوگ تجارت اور خریداری کیلئے حج کریں گے

مسلمانوں کے عوام وخواص کو سوچنا چاہئے کہ اسلام نے کالے اور گورے عربی وعجمی کو ایک لڑی میں پرو کر جو خوبصورت ہار بنایا تھا وہ آج بکھر کر دانہ دانہ کیوں ہو گیا ہے؟۔

حج اسلام کا پانچواں اہم ترین رکن ہے جسکی فرضیت کا حکم قرآن حکیم میں موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اسکے گھر کی طرف آنے کی استطاعت رکھتے ہوں حج فرض کر دیا ہے اور جو کفر کرے تو اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔'' (آل عمران 97)۔

حج کی فرضیت کا منکر اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور جو صاحبِ استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کرے جبکہ اسے کوئی شرعی عذر بھی نہ ہو تو اس طرزِ عمل کو بھی کفر قرار دیا گیا ہے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جو شخص حج پر قادر ہو پھر بھی وہ حج نہ کرے تو اس کیلئے برابر ہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے ارادہ کیا کہ اپنے لوگوں کو شہروں میں بھیجوں تا کہ وہ اس کی تحقیق کریں کہ جن لوگوں پر حج فرض ہے اور وہ استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے وہ ان پر جزیہ مقرر کر دیں۔ ایسے لوگ مسلمان نہیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہذا تم حج کرو۔''

ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ رسول ﷺ! کیا ہر سال حج کیا جائے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ اسنے 3 مرتبہ اپنا سوال دہرایا، تب آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا تو تم اس حکم کی اطاعت نہ کر سکتے تھے یعنی تم اسکی طاقت نہ رکھتے تھے۔''

(مسلم) ۔

اس سے ثابت ہوا کہ ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے۔

حج اپنی نوعیت کی ایک منفرد عبادت ہے جس نے عبادات کی تمام اقسام کو اپنے اندر سمو لیا ہے۔ اسکی ابتدا ہجرت یعنی گھر بار چھوڑنے سے ہوتی ہے جس میں نیت اللہ کی رضا ہو تو یہ مقدس ترین عبادت ہے۔ احرام کی حالت رہبانیت، زہد اور ترکِ دنیا کی علامت بھی ہے اور آخرت کی یاد بھی دل و دماغ میں نقش ہو جاتی ہے۔ حج میں نماز روزہ بھی ہے، ذکر اور دعا تو حج کی اہم عبادات ہیں، اس میں سیاحت بھی ہے جس کا حکم قرآن میں ''سِیرُو فِی الاَرضِ'' کی صورت میں دیا گیا ہے۔ طواف اور سعی اللہ کی راہ میں جدوجہد یعنی عملی جہاد کی مشق ہے ۔قربانی جیسی مقدس ترین عبادت بھی حج میں شامل ہے۔ رمی جمرات شیطان سے عمل، برات بھی ہے اور اس مقدس سفر کے دوران سفر کی

تکالیف، دھکم پیل، کبھی بیماری وغیرہ اور دوسروں کی ناگوار باتیں سننا، بھوک پیاس برداشت کرنا، اس طرح یہ مقدس سفر بہترین اخلاقی صفات پیدا کرنے کی ایک عملی مشق ہے اسلئے بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ زندگی میں تمام امکانی کوششوں کے باوجود گناہوں کا جو میل کچیل باقی رہ جاتا ہے حج کی ادائیگی اور بیت اللہ کی زیارت سے وہ بالکل دور ہو جاتا ہے اور اس عظیم عبادت سے وہ روحانی اور ایمانی قوت حاصل ہوتی ہے جسکے ذریعے سے مسلمان ایک انقلابی جزبے کیساتھ بندگیٔ رب کے تقاضوں کو پورا کرنے اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے جدوجہد کرنے کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں لیکن بدقسمتی سے دیگر عبادات کی طرح حج جیسی عظیم الشان عبادت بھی آج بے اثر ہو کر رہ گئی ہے۔ حاجیوں کی زندگیوں میں اس سے کوئی انقلاب برپا ہوتا ہے اور نہ ہی امت کے تنِ نیم مردہ میں اسکے ذریعے مومنانہ زندگی کی کوئی لہر پیدا ہوتی ہے۔ شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے اس کی منظرکشی یوں کی ہے:

رگوں میں خوں باقی نہیں ہے، وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و حج و قربانی یہ سب باقی ہیں تُو باقی نہیں ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے جب مالدار لوگ حج کیلئے جائیں گے مگر حج کی نیت کے بجائے تفریح کیلئے، درمیانے طبقے کے لوگ تجارت اور خریداری کیلئے حج کریں گے، علما اور پیشوار یاکاری کیلئے جائیں گے اور غریب مانگنے کیلئے۔''

حضرت عبداللہ بنِ مسعودؓ کا بیان ہے کہ آہستہ آہستہ آخری زمانہ آئے گا۔ اللہ کے گھر کا طواف کرنے والوں کی تعداد بڑھ جائے گی، سفر آسان ہو جائے گا، لوگوں کو روزی میں کشادگی ملجائے، وہ حج کر کے آئیں گے مگر محروم کے محروم ہی رہیں گے اور پہلے سے زیادہ بد اعمال بن جائیں گے۔ جو کچھ گزشتہ سطور میں نظرِ قارئین کیا گیا ہے اس کے عملی مظاہر حرمین شریفین میں اور حاجیوں کی زندگیوں میں دیکھنے کو ملتے ہیں اور ان کا اکثر لوگ ذکر بھی کرتے رہتے ہیں۔

فضائلِ حج:

نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ اور اسکے رسول (ﷺ) پر ایمان۔''

پوچھا گیا اسکے بعد کونسا عمل؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جہاد فی سبیل اللہ۔''

پوچھا اسکے بعد کونسا عمل؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

"حجِ مبرور۔" **(بخاری و مسلم)۔**

حجِ مبرور سے مراد ایسا حج ہے جس میں ریاکاری ہو نہ شہوانی فعل اور لڑائی جھگڑا اور نہ ہی کوئی گناہ کا ارتکاب کیا ہو اور اس حج کے بعد بندہ اپنی اصلاح اور آخرت کی طرف راغب ہو جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص حج کرتا ہے اور اس میں کوئی بدکاری اور شہوانی فعل نہیں کرتا تو وہ حج سے اس طرح واپس لوٹتا ہے جیسا کہ اس وقت تھا جب اسکی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔" **(بخاری و مسلم)۔**

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"عمرہ ان گناہوں کا کفارہ ہے جو اسکے اور پچھلے عمرے کے درمیان کیے گئے اور حجِ مبرور کا ثواب تو جنت ہی ہے۔" **(بخاری و مسلم)۔**

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

"اسلام قبول کرنا، اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا اور حج کرنا یہ 3 عمل پچھلے گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔" **(مسلم)۔**

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: ہم لوگ جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم عورتیں بھی جہاد کیا کریں؟، آپ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارے لئے سب سے افضل جہاد حجِ مبرور ہے۔" حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے نبی ﷺ سے یہ بات سنی میں نے کبھی حج ترک نہیں کیا۔" **(بخاری و مسلم)۔**

نابالغ بچوں کو بھی حج کروایا جا سکتا ہے اور والدین کو اس کا بھی اجر ملتا ہے۔ فوت شدہ بزرگوں اور عزیزوں کی طرف سے بھی حج عمرہ کیا جا سکتا ہے جسکا ثواب مُردوں کے علاوہ خود کرنے والے کو بھی ملتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کرتے ہیں تو اللہ انکی دعا کو قبول فرماتا ہے اور وہ بخشش طلب کرتے ہیں تو اللہ انکو بخش دیتا ہے۔" **(نسائی، ابنِ ماجہ)۔**

حضور ﷺ نے فرمایا:

"5 دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ ایک حاجی کی دعا یہاں تک کے وہ واپس لوٹ آئے، مجاہد کی دعا یہاں تک کہ واپس لوٹ آئے، مظلوم کی دعا یہاں تک کہ اسکی فریاد رسی کر دیجائے، مریض کی دعا یہاں تک کہ وہ شفایاب ہو جائے اور اپنے بھائی کیلئے اس کی عدم موجودگی میں دعا۔"

دعا کی قبولیت کی مختلف صورتیں ہیں، حدیث میں آتا ہے کہ:

"کبھی بندے کو وہ چیز دیدیجاتی ہے جو وہ مانگتا ہے، کبھی اسکی دعا کے نتیجے میں اسکے سر سے کوئی مصیبت ٹل جاتی ہے اور کبھی اسے کوئی اور نعمت عطا کر دی جاتی ہے، اگر ایسا نہ ہو تو اس دعا کا اجر اس کیلئے ذخیرہ کر دیا جاتا ہے جو اسے آخرت میں ملتا ہے۔"

سبحان اللہ! اس کا مطلب یہ ہوا کہ مومن کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اسبات کی فکر نہیں رہتی کہ دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں، مجھے صرف اس بات کی فکر رہتی ہے کہ میں نے دعا کی یا نہیں اسلئے کہ جس بندے کو اللہ تعالیٰ دعا کی توفیق دیتا ہے اس کیلئے قبولیت کے دروازے کھل جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم کسی حاجی سے ملو تو اسے سلام کرو، اس سے مصافحہ کرو، اس سے دعا کی درخواست کرو اِس سے پہلے کہ وہ گھر میں داخل ہو جائے اسلئے کہ وہ بخشا ہوا ہے۔'' **(مسند احمد)**۔

حج عمرے میں مال خرچ کرنا بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے، حضور ﷺ کا فرمان ہے:

'' حج میں خرچ کرنا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے، ایک درہم کا ثواب 700 گنا ملتا ہے۔'' **(امام احمد ،ابنِ ابی شیبہ)**۔

عبداللہ ابنِ مسعود فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''حج اور عمرہ پے در پے کیا کرو اسلئے کہ حج اور عمرہ دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حجِ مبرور کا صلہ تو جنت ہی ہے۔'' **(ترمذی، نسائی)**۔

حج کے اخروی فوائد کے علاوہ بہت سے دنیوی فوائد بھی ہیں۔ یہ امتِ مسلمہ کا عظیم الشان سالانہ اجتماع ہے جسمیں مشرق و مغرب، شمال و جنوب سے عربی اور عجمی، کالے اور گورے، عوام اور لیڈر، بڑے اور چھوٹے ایک ہی لباس میں ملبوس سادگی اور عاجزی کی تصویر بنے ایک ہی رب کو پکارتے اور اس سے التجائیں کرتے نظر آتے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اس کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو ایام حج میں مسجد الحرام سے منیٰ، مزدلفہ اور عرفات تک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے انسانی سمندر کے مد و جزر کا مشاہدہ سے کیا جاسکتا ہے۔ یہی وہ عظیم الشان اجتماع ہے جسکو دیکھ کر بڑے بڑے مستشرقین بھی پکار اٹھتے ہیں کہ رنگ و نسل کے امتیاز کا صحیح علاج صرف اسلام کے پاس ہے۔ اسلام رنگ و نسل، قوم و وطن، زبان و خاندان کی بنیاد پر کسی اونچ نیچ کو پسند نہیں کرتا بلکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ:

کُلکُم بنو آدم وَ آدمَ مِن تُراب۔

''تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے پیدا کیے گئے۔''

یہ احسن الخالقین کی صناعی کی عظمت کا ثبوت ہے کہ مٹی کا ہر رنگ انسانوں میں پایا جاتا ہے۔ اس عظیم اجتماع سے امتِ مسلمہ بہت سے سیاسی فوائد بھی حاصل کر سکتی ہی لیکن بدقسمتی سے جس طرح ہم روحانی اور اخلاقی فوائد سے محروم رہتے ہیں اسی طرح امت کے رہنما اور

لیڈر اپنی نااہلی کی وجہ سے امت کی بہتری کیلئے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتے۔ مسلمانوں کے عوام وخواص سبکو یہ سوچنا چاہیے کہ اسلام نے کالے اور گورے، عربی اور عجمی کو ایک لڑی میں پروکر جو ہار بنایا تھا آج وہ بکھر کر دانہ دانہ کیوں ہو گیا ہے؟ 5 وقت کی نماز ہر محلے اور بستی کے مسلمانوں کو 24 گھنٹے میں 5 مرتبہ اس بات کی عملی تربیت کا ذریعہ ہے کہ تم ایک امت، ایک جماعت اور ایک گروہ ہو۔ جمعہ کا اجتماع اس سے ذرا بڑے پیمانے پر مسلمانوں کیلئے اتفاق واتحاد کی مشق کا ذریعہ ہے۔ ہر سال رمضان المبارک کا پورا مہینہ پوری دنیا کے مسلمان اس عظیم عبادت کے ذریعے یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پھر حج کا عالمی اجتماع رہی سہی کمی کو پورا کر دیتا ہے لیکن صد افسوس کہ اس قدر زبردست تربیتی مشق کے باوجود!

صفیں کج دل پریشاں سجدہ بے ذوق
کہ جزبِ اندروں باقی نہیں ہے

علامہ اقبال کتنے خوبصورت انداز میں مسلمانوں کو یکجہتی کا درس دیتے ہیں:

منفعت ایک ہے اس قوم کا نقصان بھی ایک
ایک ہے سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلماں بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا (اے مسلمانو) تمہیں پاس نہیں

اللہ تمام مسلمانوں کو اسلامی عبادات کے مقصدِ حقیقی کو سمجھنے اور ان عبادات کی روح تک رسائی حاصل کرنے کی توفیق دے، آمین۔